S_1999_4_230_238

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

اگیزیکٹو انجینئر، دھنکنال مائنر اریگیشن ڈویژن، اڈیسہ

بنام۔

این۔سی۔بودھیراج (مردہ) بذریعہ ایل۔آر۔ایس۔وغیرہ

29 اکتوبر 1999

ایس۔پی۔کوردوکر، ایم۔جگند ھاراؤ اور یو۔سی۔بینر جی، جسٹسز

ثالثی ایکٹ، 1940:

ثالث-سودا یکٹ 1839 کے تحت پیشگی حوالہ عدالت کے لیے سود دینے کا اختیار-معاملہ لارجر بینچ کو بھیج کو دیا گیا-سودا یکٹ 1839۔

ریاست اڑیسہ بنام جی سی رائے، (1992) 1 ایس سی سی 508؛ اگیزیکٹو انجینئر (آبپاشی) بالیمیلا اور دیگر بنام ابھدوتا جینا اور دیگر (1988) 1 ایس سی سی 418؛ ریاست اڑیسہ بنام بی این۔اگروالا، (1997) 2 ایس سی سی 469؛ بنگال ناگپور ریلوے کمپنی بنام رتنجی رنجی، 165 اے 66؛ سیٹھ تھاورداس فیرومل بنام یواوآئی، (1955) 2 ایس سی آر 48؛ یواوآئی۔بنام اے ایل رلیارام، (1964) 3 ایس سی آر 164؛ یواوآئی بنام واٹکنز میسرٔ اینڈ کمپنی، اے آئی آر (1966) ایس سی 275؛ یو۔او۔آئی۔بنام ویسٹ پنجاب فیکٹریز لمیٹڈ، (1966) 1 ایس سی آر 580؛ جوگل کشور پربھتی لال شرما اور دیگر بنام وجیندر پربھتی لال شرما اور دیگر (1993) 1 ایس سی سی 114؛ میسرز اشوک کنسٹرکشن کمپنی بنام یونین آف بھارت، (1971) 3 ایس سی سی 66؛ ریاست مدھیہ پردیش بنام میسرز سیت اینڈ سکیلٹن (پی) لمیٹڈ، (1972) 1 ایس سی سی 702؛ یونین آف بھارت بنام بنگو اسٹیل فرنیچر پرائیویٹ لمیٹڈ، (1967) 1 ایس سی آر 324 اور فرم مدھن لال روشن لال مہاجن بنام حکم چند ملز لمیٹڈ، اے آئی آر (1967) ایس سی 1030 کا حوالہ دیا گیا۔

ایڈورڈز بنام جی ڈبلیو آر لی۔کمپنی، (1851) 138 ای آر 603؛ چندریس بنام اسبرانڈسٹن-مولر کمپنی انکارپوریٹڈ، (1951) 1 کے بی 240؛ صدر بھارت بنام لا پنٹاڈا سیا نیوگیشن ایس اے،

(1984)2 آل انگلینڈر پورٹ 773 اور پنچود بنام پاگنن ، (1974)1 لائیڈز لار پورٹ 394، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ثالثی کے قانون کے صفحہ 324 پر رسل کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1984 کی دیوانی اپیل نمبر 3586 وغیرہ۔

1981 کی متفرق اے نمبر 254 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 15.5.82 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راج کمار مہتا، محترمہ مانا چکرورتی اور محترمہ ایم۔ساردا۔

جواب دہندگان کے لیے اے۔بی۔دیوان، اے۔کے۔پانڈا، جی۔ایل۔سنگھی، ونو بھگت، ایس۔مشرا، آر۔پی۔وادھوانی اور آر۔ایس۔جینا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

دیوانی اپیلوں کے اس بیچ میں جو بنیادی سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ثالث کو ان معاملات میں قبل از حوالہ مدت کے لیے سود دینے کا دائرہ اختیار حاصل ہے جو انٹرسٹ ایکٹ، 1978 کے آغاز سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔انٹرسٹ ایکٹ، 1978 19.8.1981 سے نافذ ہوا۔اس کے نفاذ سے پہلے، انٹرسٹ ایکٹ، 1839 میدان میں تھا۔متنازعہ فیصلے کے تحت، عدالت عالیہ نے قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کا حکم دیا ہے اور اس طرح ریاست اڑیسہ نے یہ تمام اپیلیں دائر کی ہیں۔

ان اپیلوں کی حمایت میں پیش ہوئے فاضل وکیل جناب راج کمار مہتا نے زور دے کر کہا کہ قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کی ادائیگی کا سوال اب مزید متصادم نہیں ہے کیونکہ مذکورہ سوال کا جواب اس عدالت نے فیصلوں کے سلسلے میں منفی میں دیا ہے۔تاہم، مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، مسٹر انیل دیوان نے استدعا کی کہ ریاست اڑیسہ بنام جی سی رائے، (1992)1 ایس سی سی 508 میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر، ایگزیکٹو انجینئر (آبپاشی) بالیمیلا اور دیگر بنام آر ایس سی 508 میں فیصلہ۔ابھدوتا جینا اور دیگر (1988)1 ایس سی سی 418، اور ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروالا، (1997)2 ایس سی سی 469، پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔کچھ انگریزی فیصلوں کے ساتھ ساتھ اس عدالت کے فیصلوں پر بھی بھروسہ کیا گیا۔

مسٹر مہتا نے اس عدالت کے مختلف فیصلوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی جس میں ان کے بیان کی حمایت کرنے کے لیے پریوی کونسل بھی شامل ہے۔تین ججوں کی بنچ کے دو فیصلوں پر ان کی طرف سے ایک مضبوط انحصار رکھا گیا ہے، (1) ایگزیکٹو انجینئر (آبپاشی) بالیمیلا اور دیگر بنام۔ابھدوتا جینا اور دیگر

(1988) 1 ایس سی سی 418، (2) ریاست اڑیسہ بنام جی سی رائے، (1992) 1 ایس سی سی 508 اور ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروالا، (1997) 2 ایس سی سی 469۔ انہوں نے مندرجہ ذیل فیصلوں کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی اور زور دیا کہ انٹرسٹ ایکٹ 1839 کے زیر انتظام مقدمات میں ثالث کو کسی بھی رواج یا قانون کی طاقت والی تجارت کے استعمال یا دعویدار کو سود کی وصولی کا حق دینے والے ٹھوس قانون کی کسی بھی دوسری شق کی عدم موجودگی میں پیشگی حوالہ میں دلچسپی دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

1. بنگال ناگپور ریلوے کمپنی، 65 1اے 66۔
2. سیٹھ تھاوارداس فیرومل بنام یواوآئی، (1955) 2 ایس سی آر 48۔
3. یواوآئی بنام اے ایل رلیارام، (1964) 3 ایس سی آر 164۔
4. یواوآئی بنام واٹکنز میئر اینڈ کمپنی، اے آئی آر (1966) ایس سی 275۔
5. یواوآئی بنام مغربی پنجاب فیکٹری لمیٹڈ، (1966) 1 ایس سی آر 580۔

ایگزیکٹو انجینئر بنام ابھدوتا جینا اور دیگر میں 3 ججوں کی بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ ثالث کو قبل از حوالہ مدت کے لیے سود دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جہاں انٹرسٹ ایکٹ 1839 توضیعات لاگو ہوتی ہیں اور ساتھ ہی زیر التواء رقم بھی۔ بعد میں ریاست اڑیسہ بنام جی سی رائے، (1992) 1 ایس سی سی 508 میں اس عدالت کی آئینی بنچ کو جینا کے معاملے میں اس عدالت کے نقطہ نظر کی درستگی پر غور کرنے کی ضرورت تھی، اب تک اس نے یہ فیصلہ دیا کہ ثالث کو زیر التواء سود دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

ابھدوتا جینا کے فیصلے پر واپس آتے ہوئے، تین ججوں کی بنچ کے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ سود قبل از حوالہ مدت یا زیر التواء مدت کے لیے قابل ادائیگی نہیں ہے۔ وہاں یہ سوال 1839 کے انٹرسٹ ایکٹ کے تحت پیدا ہوا۔ یہ سچ ہے کہ جی سی رے کے معاملے میں آئینی بنچ بنیادی طور پر اس بارے میں فکرمند تھی کہ آیا ابھیدوتا جینا کے زیر التواء سود کے دعوے کو مسترد کرنے کے معاملے میں فیصلہ درست طریقے سے کیا گیا تھا یا نہیں۔ پیراگراف 44 اور 45 میں آئینی بنچ نے درج ذیل قرار دیا:

'' 44. مذکورہ بالا غور و فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ درج ذیل صحیح اصول ہے جس پر اس سلسلے میں عمل کیا جانا چاہیے:

جہاں فریقین کے درمیان معاہدہ سود دینے سے منع نہیں کرتا ہے اور جہاں کوئی فریق سود کا دعوی کرتا ہے اور وہ تنازعہ (اصل رقم کے دعوے کے ساتھ یا آزادانہ طور پر) ثالث کے پاس بھیجا جاتا ہے، اسے سود زیر التواء دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ سود فریقین کے

درمیان معاہدے کی ایک مضمر اصطلاح تھی اور اس لیے جب فریقین اپنے تمام تنازعات کا حوالہ دیتے ہیں یا تنازعہ کو سود کے طور پر ثالث کے پاس بھیجتے ہیں، تو اسے سود دینے کا اختیار ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر معاملے میں ثالث کو لازمی طور پر سود زیر التواء دینا چاہیے۔ انصاف کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کے تمام حقائق اور حالات کی روشنی میں استعمال کیا جانا اس کی صوابدید کے اندر معاملہ ہے۔"

پیراگراف 45:

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ جینا میں فیصلہ، جہاں تک یہ مذکورہ تجویز کے منافی ہے، صحیح قانون کا تعین نہیں کرتا ہے۔"

بعد میں جوگل کشور پر بھتی لال شرما اور دیگر بنام. وجیندر پر بھتی لال شرما اور ایک اور (1993) 1 ایس سی سی 114، ایک بار پھر تین ججوں کی بنچ نے جینا کے معاملے میں فیصلے کو واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ جی سی رائے کے معاملے میں آئینی بنچ کی طرف سے جو واحد سوال طے کیا گیا تھا وہ زیر التواء معمولی سود سے متعلق تھا نہ کہ انٹرسٹ ایکٹ، 1978 کے نفاذ سے پہلے کی مدت کے لیے سود کے ایوارڈ سے متعلق تھا۔ یہ وضاحت جسٹس جیون ریڈی نے اس اپیل کو نمٹاتے ہوئے دی۔ اتفاق سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ جسٹس جیون ریڈی بھی آئینی بنچ کے رکن تھے۔

ایک بار پھر ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروالا، (1997) 2 ایس سی سی 469 میں 3 ججوں کی بنچ کے سامنے ایک سوال اٹھایا گیا کہ کیا جینا کے معاملے میں انٹرسٹ ایکٹ، 1839 کے تحت قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کے ایوارڈ کے حوالے سے بھی فیصلے کو مسترد کر دیا گیا ہے اور یہ قرار دیا گیا کہ مذکورہ فیصلے کو صرف زیر التواء سود کے حوالے سے مسترد کر دیا گیا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل، مسٹر مہتا نے زور دے کر کہا کہ جینا کیس میں فیصلہ میدان میں ہے اور انٹرسٹ ایکٹ، 1839 کے تحت قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کے ایوارڈ کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے جینا کے فیصلے کی بنیاد پر اپیلوں کو نمٹانے والے اس عدالت کے بہت سے رپورٹ شدہ اور غیر رپورٹ شدہ فیصلوں کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی۔ قانون کے اس طے شدہ موقف کے پیش نظر، انہوں نے زور دیا کہ ان تمام اپیلوں کی اجازت دی جائے۔

فاضل وکیل جناب انیل دیوان اس بات پر اختلاف نہیں کر سکے کہ جینا کے معاملے میں انٹرسٹ ایکٹ 1839 کے تحت قبل از حوالہ مدت کے لیے سود دینے کا دعوی مسترد کر دیا گیا ہے۔ تاہم، انہوں نے پیراگراف 43 میں جی سی رائے کے معاملے میں آئینی بنچ کے ذریعے درج کردہ مشاہدات/نتائج پر سختی سے انحصار کیا، جو درج ذیل ہیں:

"سوال اب بھی باقی ہے کہ آیا ثالث کے پاس سود زیر التواء دینے کا اختیار ہے، اور اگر ایسا ہے تو کس اصول پر۔ ہمیں اس بات کا اعادہ کرنا چاہیے کہ ہم ایسی صورتحال سے نمٹ رہے ہیں جہاں قرارداد اس طرح کے سود کی منظوری کے لیے فراہم نہیں کرتا اور نہ ہی اس طرح کی گرانٹ کی ممانعت کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ہم ایک ایسے معاملے سے نمٹ رہے ہیں جہاں قرارداد سود دینے کے حوالے سے خاموش ہے۔ مذکورہ بالا فیصلوں کے تناظر میں، درج ذیل اصول سامنے آتے ہیں:

(i) ایک شخص جو اس رقم کے استعمال سے محروم ہے جس کا وہ جائز طور پر حقدار رہے، اسے محرومی کے معاوضے کا حق حاصل ہے، اسے کسی بھی نام سے پکارا جائے۔ اسے سود، معاوضہ یا نقصان کہا جا سکتا ہے۔ یہ بنیادی غور ثالث کے سامنے زیر التواء مدت کے لیے اتنا ہی درست ہے جتنا کہ ثالث کے حوالہ پر داخل ہونے سے پہلے کی مدت کے لیے ہے۔ یہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 34 کا اصول ہے اور ثالث کے معاملے میں دوسری صورت میں منعقد کرنے کی کوئی وجہ یا اصول نہیں ہے۔

(ii) ثالث فریقین کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کے حل کے لیے ایک متبادل شکل (ایس آئی سی فورم) ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسے فریقین کے درمیان پیدا ہونے والے تمام تنازعات یا اختلافات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہونا چاہیے۔ اگر ثالث کے پاس دراثناء مقدمہ زیر التواء دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے، تو جس فریق کا دعویٰ ہے کہ اسے اس مقصد کے لیے عدالت سے رجوع کرنا پڑے گا، حالانکہ اس نے ثالث سے دوسرے دعووں کے سلسلے میں اطمینان حاصل کیا ہوگا۔ اس سے متعدد کارروائیاں ہوں گی۔

(iii) ثالث اقرار نامے کا تخلیق کار ہوتا ہے۔ فریقین کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ اسے ایسے اختیارات عطا کریں اور اس کے لیے ایسا طریقہ کار تجویز کریں جس پر وہ عمل کریں، جیسا کہ وہ مناسب سمجھیں، جب تک کہ وہ قانون کے مخالف نہ ہوں۔ (ثالثی قانون کی دفعہ 41 اور دفعہ 3 فقرہ اس نکتے کی وضاحت کرتی ہے)۔ بہر حال، اقرار نامہ قانون کے مطابق ہونا چاہیے۔ ثالث کو ملک کے عام قانون اور اقرار نامہ کے مطابق بھی کام کرنا چاہیے اور اپنا فیصلہ دینا چاہیے۔

(iv) برسوں کے دوران، انگریزی اور بھارتیہ عدالتوں نے اس مفروضے پر عمل کیا ہے کہ جہاں اقرار نامہ ممنوع نہیں ہے اور فریق رجوعی سود کے لیے دعویٰ کرتا ہے، ثالث کے پاس دراثناء مقدمہ زیر التواء دینے کا اختیار ہونا چاہیے۔ اس عدالت کے بعد کے فیصلوں میں تھا اور اس کی پیروی نہیں کی گئی ہے۔ اس کی وضاحت اور امتیاز اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ اس معاملے میں سود کا کوئی دعویٰ نہیں تھا بلکہ صرف غیر منقولہ نقصانات کا دعویٰ تھا۔ یہ بار بار کہا گیا ہے کہ مذکورہ فیصلے میں مشاہدات کا مقصد کسی ایسے مطلق یا عالمگیر اصول کو

قائم کرنا نہیں تھا جیسا کہ وہ پہلے تاثر پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جینا کیس تک ملک کی تقریباً تمام عدالتوں نے ثالث کے سود زیر التواء دینے کے اختیار کو برقرار رکھا تھا۔ تسلسل اور یقین قانون کی ایک انتہائی مطلوبہ خصوصیت ہے۔

(v) زیر التواء سود بنیادی قانون کا معاملہ نہیں ہے، جیسے حوالہ سے پہلے کی مدت کے لیے سود (حوالہ سے پہلے کی مدت)۔ فریقین کے درمیان مکمل انصاف کرنے کے لیے، اس طرح کے اختیارات کا ہمیشہ اندازہ لگایا گیا ہے۔"

ان پیراگراف پر انحصار کرتے ہوئے، انہوں نے زور دیا کہ دعویداروں کو ادا کی جانے والی رقم اگر پائی جاتی ہے تو اسے غیر مجاز طور پر روک لیا گیا تھا، یہ اور کچھ نہیں بلکہ ایک قرض ہے اور اس طرح کی محرومی کے لیے سود کی ادائیگی کیوں نہیں کی جانی چاہیے خاص طور پر جب فریقین کے درمیان قرارداد سود دینے سے منع نہیں کرتا ہے۔ اس کے بعد شری دیوان نے دلیل دی کہ بھارتیہ انٹرسٹ ایکٹ، 1839 بلاشبہ ثالث کا واضح طور پر احاطہ نہیں کرتا جیسا کہ انٹرسٹ ایکٹ، 1978 کرتا ہے۔ لیکن انٹرسٹ ایکٹ، 1839 انگریزی ضابطہ دیوانی ایکٹ، 1833 سے تقریباً لفظی طور پر مطابقت رکھتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت، ایڈورڈز بنام جی ڈبلیو ریلی کمپنی (1851) 138 ای آر 603 میں قبل از حوالہ مدت کے لیے انگلینڈ میں سود دیا گیا تھا۔ اس کیس کی منظوری چندریس بنام اسبرانڈسٹن-مولر کمپنی انکارپوریٹڈ، (1951) 1 کے بی 240 میں اس اصول پر دی گئی تھی کہ ثالث زمین کی عام عدالتوں کے زیر انتظام بنیادی قانون کو لاگو کرنے کا پابند تھا جب تک کہ معاہدہ یا قانون کے ذریعہ ممنوع نہ ہو۔ یہ وہ انگریزی مقدمات تھے جن پر جی سی رائے میں بھروسہ کیا گیا ہے کہ ثالث کو عام عدالت کی طرح زیر التواء سود دینے کا اختیار حاصل ہے۔ اسی لیے پیراگراف 44 (i) (p532-533) میں جی سی رائے کا یہ بیان کیا گیا ہے: "یہ بنیادی غور ثالث کے سامنے زیر التواء مدت کے لیے اتنا ہی درست ہے جتنا کہ ثالث کے حوالہ پر داخل ہونے سے پہلے کی مدت کے لیے درست ہے۔" اگر یہ جی سی رائے کی اس مؤقف کی بنیاد ہے کہ ثالث زیر التواء ہلکا سود دے سکتا ہے، تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ ثالث قبل از حوالہ مدت کے لیے سود دے سکتا ہے اگر اسی طرح کی صورتحال میں عدالت مقدمے سے پہلے کی مدت کے لیے سود دے۔ مسٹر دیوان کا دعوی ہے کہ یہ پہلو بنیادی ہے اور ریاست اڑیسہ بنام بی این اگروال، (1997) 2 ایس سی سی 469 میں اس پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ وہاں اس عدالت نے محض یہ فیصلہ دیا کہ جی سی رائے کا تعلق قبل از حوالہ سود سے نہیں ہے۔ یہ سچ ہو سکتا ہے لیکن جی سی رائے کا نتیجہ انگلینڈ میں عام قانون کے تحت قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کی منظوری سے متعلق اصول پر مبنی

تھا۔ کارروائی کی کثرت سے بچنے کے لیے اس طرح کا راستہ اپنانا سب سے زیادہ منصفانہ ہوگا۔

اس لیے انہوں نے زور دیا کہ جی سی رائے کے فیصلے کو صحیح طریقے سے پڑھنا یہ ہوگا کہ مذکورہ فیصلے نے جینا کے معاملے میں دونوں معاملات پر فیصلے کو مسترد کر دیا ہے، یعنی انٹرسٹ ایکٹ 1839 کے تحت قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کا ایوارڈ اور زیر التواء دراثناء مقدمہ بھی۔ فاضل وکیل کے مطابق پیراگراف 8 میں موجود مشاہدات اس دلیل کی تائید کرتے ہیں۔ اس کا پیراگراف 8 درج ذیل ہے:

.8"عام طور پر، ثالث کی طرف سے سود کے ایوارڈ کا سوال تین مختلف ادوار کے سلسلے میں پیدا ہوسکتا ہے، یعنی: (i) تنازعہ کی تاریخ سے شروع ہونے والی مدت کے لیے جس تاریخ تک ثالث حوالہ داخل کرتا ہے؛ (ii) ثالث کے حوالہ داخل کرنے کی تاریخ سے شروع ہونے والی مدت کے لیے ایوارڈ دینے کی تاریخ تک؛ اور (iii) ایوارڈ دینے کی تاریخ سے شروع ہونے والی مدت کے لیے عدالت کا حکم دیے جانے کی تاریخ تک یا وصولی کی تاریخ تک، جو بھی پہلے ہو۔ ہمارے سامنے کی گئی اپیلوں میں ہمیں صرف مذکورہ بالا تین ادوار میں سے دوسرے کے بارے میں فکر ہے۔ جینا کیس میں عدالت کے غور وفکر کے لیے دو سوالات پیدا ہوئے، یعنی: (i) ثالث کا اختیار کہ وہ اپنے حوالہ پر داخل ہونے سے پہلے کی مدت کے لیے سود دے، اور (ii) ثالث کے اختیارات کہ وہ اس مدت کے لیے سود دے جو تنازعہ اس کے سامنے زیر التوا رہا۔ چونکہ عدالت نے دوسرے سوال کو تفصیل سے نمٹا اور فیصلہ دیا کہ ثالث کے پاس سود زیر التواء دینے کا کوئی دائرہ اختیار یا اختیار نہیں ہے، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ فیصلے کی وجوہات پر غور کرنا ضروری ہے۔ جسٹس چنپا ریڈی، جج نے بنچ کی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو انٹرسٹ ایکٹ، 1839 اور نہ ہی انٹرسٹ ایکٹ، 1978 ثالث کو زیر التواء دراثناء کے مقدمے دینے کا اختیار دیتا ہے۔ جج نے مشاہدہ کیا کہ ضابطہ دیوانی کا دفعہ 34 جو اس کے لیے فراہم کرتا ہے ثالث پر لاگو نہیں ہوتا ہے کیونکہ ثالث مذکورہ شق کے معنی میں عدالت نہیں ہے۔ نتیجتاً ثالث سود زیر التواء نہیں دے سکا۔"

آئینی بنچ نے انگریزی فیصلے پر انحصار کیا جس میں چندریس بنام اسبرانڈ سم-مولر کمپنی انکارپوریٹڈ، (1951) 1 کے بی 240 (1950) آل ای آر 768 کا فیصلہ بھی شامل ہے۔ مذکورہ پیراگراف میں کچھ بھارتیہ فیصلوں کا بھی حوالہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے صدر بھارت بنام لا پنٹا ڈاسیا نیویگیشن ایس اے (1984) 2 آل انگلینڈ رپورٹ 773 میں انگریزی عدالت کے فیصلے پر بھی بھروسہ کیا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں قبل از حوالہ مدت کے لیے سود دینے کا ثالث کا اختیار براہ راست شامل تھا اور اس کا جواب دعویداروں کے حق میں دیا گیا تھا۔ انہوں نے صفحہ 411 پر پنچود بنام پاگنن (1974) 1 لائیڈز لا رپورٹس 394 کے فیصلے کے

اقتباس کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی۔اس کے علاوہ انہوں نے کتاب رسل آن دی لاآف آربیٹریشن کے صفحہ 324 کے قانون کے گوشوارہ پر انحصار کیا جس میں لکھا ہے:

" ثالث کے ایوارڈ دینے کی تاریخ تک سود دینے کے اختیار اور اس کے ایوارڈ پر سود دینے کے اس کے اختیار کے درمیان فرق ہونا چاہیے۔

جیسا کہ اس کے ایوارڈ کی تاریخ تک سود دینے کے اس کے اختیار سے متعلق ہے، ہمیشہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ اسے قانون کے عام اصولوں پر عمل کرنے کے اپنے مضمر اختیار کی وجہ سے ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے، اور اس کے پاس نہ صرف یہ اختیار ہے بلکہ اسے عام طور پر ٹھوس اعتراض کی عدم موجودگی میں اس کا استعمال کرنا چاہیے۔

" تجارتی لین دین میں اگر مدعی کے پاس ایک مدت کے لیے پیسے ختم ہو چکے ہیں، تو عام حکم یہ ہے کہ مدعا علیہ کو اس وقت کے لیے سود ادا کرنا چاہیے جس کے لیے رقم بقایا ہے۔کوئی رعایت نہیں کی جانی چاہیے سوائے معقول وجہ کے۔"

فاضل وکیل، مسٹر انیل دیوان نے پھر جی سی رائے کے معاملے میں پیراگراف 13 کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی جس میں اس نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

" جس سوال کا ہمیں سامنا ہے اس پر بھارتیہ اور انگریزی عدالتوں نے تفصیل سے غور کیا ہے۔انگریزی عدالتوں کے فیصلوں کی پیروی بھارتیہ عدالتوں نے کی ہے۔اس لیے کچھ انگریزی فیصلوں کا حوالہ دینا ضروری ہے تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جا سکے کہ انگلینڈ کی عدالتوں میں اس سوال سے کیسے نمٹا گیا ہے۔ایڈورڈز بنام گریٹ ویسٹرن ریلوے کمپنی میں، عدالت کے سامنے اٹھایا گیا سوال یہ تھا کہ کیا ثالث کو اس کی طرف سے دی گئی رقم پر سود دینے کا اختیار ہے اگر وہ اس طرح کا راستہ مناسب سمجھتا ہے۔مدعی کا مقدمہ یہ تھا کہ وہ اس طرح کے سود کا حقدار تھا جبکہ مدعا علیہ کمپنی نے ثالث کے اختیار متدعویہ کیا۔کمپنی کا معاملہ یہ تھا کہ چونکہ کارروائی کے نوٹس میں سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے مدعی سود کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا۔اس دلیل کو جارویس چیف جسٹس نے درج ذیل الفاظ میں مسترد کیا:

"اس کے دو جوابات ہیں کہ کارروائی کے نوٹس کی کمی کی کوئی درخواست نہیں ہے، بلکہ صرف 'قانون کے ذریعہ' کبھی مقروض نہ ہونے کی درخواست ہے، جس کے اثر کو سر ایف پولاک کے ایکٹ، 5 اور 6 وکٹ سی۔,97 دفعہ .3 نے تبدیل کیا ہے۔,اس لیے مدعا علیہان کو عمومی درخواست پر بھروسہ کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔وہ خاص طور پر کارروائی کے نوٹس کی خواہش کی استدعا کرنے کے پابند ہیں۔ایک اور جواب یہ ہوگا

کہ یہ ایک عرض ہے، نہ صرف کارروائی کا، بلکہ تمام معاملات کے فرق کا؛ اور مفاد فرق کا معاملہ ہوگا، چاہے کارروائی کے نوٹس کے ذریعے مطالبہ کیا گیا ہو یا نہیں۔ اگر ثالث اسے دے سکتا ہے، تو وہ نوٹس میں سود کے دعوے کی خواہش کے باوجود اسے اس طرح دے سکتا ہے۔"

جناب انل دیوان نے زور دے کر کہا کہ اپیل گزاروں کے کسی بھی فیصلے میں اس عدالت کی توجہ انگریزی عدالتوں کے فیصلوں اور بھارتیہ عدالتوں کے کچھ فیصلوں کی طرف نہیں مبذول کرائی گئی، یعنی میسرز اشوک کنسٹرکشن کمپنی بنام یونین آف انڈیا، (1971) 3 ایس سی سی 66، اسٹیٹ آف مدھیہ پردیش بنام میسرز سیت اینڈ سکلٹن (پی) لمیٹڈ، (1972) 1 ایس سی سی 702، یونین آف انڈیا بنام بنگو اسٹیل فرنیچر پرائیویٹ لمیٹڈ، (1967) 1 ایس سی آر 324، فرم مدھن لال روشن لال مہاجن بنام حکم چند ملز لمیٹڈ، اے آئی آر (1967) ایس سی 1030۔ اس لیے انہوں نے زور دے کر کہا کہ انٹرسٹ ایکٹ 1839 کے تحت قبل از وقت مدت کے لیے سود کے ایوارڈ کے حوالے سے اس معاملے سے متعلق ان تمام اپیلوں کو مستند اعلان کے لیے ایک بڑی بنچ کو بھیجنا مناسب ہوگا۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کو بڑی تفصیل سے سنا ہے اور اس عدالت کے ساتھ ساتھ اوپر مذکور انگریزی عدالت کے فیصلوں کا بھی جائزہ لیا ہے۔ ہماری رائے میں اوپر مذکور جی سی رائے کے معاملے میں آئینی بنچ کے ذریعے کیے گئے مشاہدات، جواب دہندگان کی جانب سے اٹھائے گئے دلیل کی پہلی نظر میں حمایت کرتے ہیں۔ لیکن جینا کے معاملے میں تین ججوں کی بنچ کے اس عدالت کے فیصلوں اور بی این اگروالا کے معاملے (اوپر) کے پیش نظر جس نے انٹرسٹ ایکٹ 1839 کے تحت دعویداروں کے سود کے دعوے کو قبل از حوالہ مدت کے لیے مسترد کر دیا تھا، مندرجہ ذیل معاملے کو مستند فیصلے کے لیے بڑے بنچ کو بھیجنا مناسب ہوگا۔

جس سوال پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے:

"ثالثی اقرار نامے کے تحت سود کا دعوی کرنے یا دینے کی کسی ممانعت کی عدم موجودگی میں کیا ثالث کو عام قانون کے تحت یا مساوی اصولوں پر قبل از حوالہ مدت کے لیے سود دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے حالانکہ ایسا دعوی سختی سے سود ایکٹ 1839 توضیعات کے تحت نہیں آتا ہے؟

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اقرار نامے میں قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کی ادائیگی کے حوالے سے کوئی شق نہیں ہے لیکن قبل از حوالہ مدت کے لیے سود کی ادائیگی پر پابندی لگانے والی کوئی شق بھی نہیں ہے۔

رجسٹری کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مناسب ہدایات کے لیے لیرنڈ چیف جسٹس کے سامنے کاغذات

پیش کرے۔

آر۔ پی۔

اپیلیں ابھی زیر التوا ہیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document